روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 7- ستمبر 1999ء - 25 جمادی الاول 1420 ہجری - 7- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 201

صحت و سلامتی کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میرے جسم کو بھی عافیت سے رکھ اور میری سماعت اور بصارت کی بھی خود حفاظت فرما۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہو گی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پرواہ نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے (-) بہت سے لوگ ہیں جو زبان سے (-) اپنے (-) ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دکھ نہیں اٹھاتے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یا مقدمہ آ جاوے تو فوراً خدا کو چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتا ہو اور ہر حال میں خدا کے ساتھ ہو اور دکھ اٹھانے کو تیار رہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس سے دکھ اٹھا لیتا ہے اور دو مصیبتیں اس پر جمع نہیں کرتا۔ دکھ کا اصل علاج دکھ ہی ہے اور مومن پر دو بلائیں جمع نہیں کی جاتیں۔

ایک وہ دکھ ہے جو انسان خدا کے لئے اپنے نفس پر قبول کرتا ہے اور ایک وہ بلائے ناگہانی۔ اس بلا سے خدا بچا لیتا ہے۔ پس یہ دن ایسے ہیں کہ بہت توبہ کرو۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ 63)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

حضور دفتر میں تشریف لائے اور ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی

ربوہ: 4 ستمبر 99ء-لندن سے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں جو تازہ اطلاع بھجوائی ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اب پہلے سے بہتر ہے-الحمد للہ-بعض ضروری دفتری امور کی انجام دہی کیلئے حضور کچھ وقت کیلئے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی-ڈاکٹری ہدایت کے مطابق علاج جاری ہے اور اللہ کے فضل سے نمایاں فرق پڑ رہا ہے-تاہم ابھی مزید آرام کی ضرورت ہے-احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر نیز جملہ مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں اور صدقہ و خیرات کا سلسلہ جاری رکھیں-مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے-آمین-

پُرشوکت پیشگوئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے بابرکت عہد خلافت کے پہلے خطبہ جمعہ (11 جون 1982ء) کے دوران خلافت احمدیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ ہمیشہ مہکنے والے عطر کی طرح معطر رہنے والی چیز ہے یہ اس شجرہ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑیں کوئی نہیں اکھاڑ سکتا۔ کوئی آندھی ہوا اس کو ہلا نہیں سکتی ایسا سدا بہار درخت ہے جو کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا اور ہر آن اپنے رب سے پھل پاتا ہے۔" (الفضل 13 جون 1982ء)

ازاں بعد آپ نے 18 جون 1982ء کو ایک ولولہ انگیز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں پرشوکت الفاظ میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ

"ربوہ کی ایک ایک گلی گواہ ہے بڑے سے بڑا ابتلاء آیا اور گذر گیا اور جماعت کو کوئی زخم نہ پہنچا سکا اور جماعت بڑی قوت سے خلافت کے اتحاد پر قائم رہی... یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلاء تھا جس کا جماعت نے بڑی کامیابی سے مقابلہ کیا۔ آئندہ انشاء اللہ **خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔**

جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا **اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہو گا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔**"

(الفضل 20 جون 1982ء ص 8)

سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے
خدا نے روک ظلمت [illegible] دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کے لئے مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی چہارم کا عنوان ہمدردی مخلوق ہے۔ مضمون 8 تا 10 فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 15۔ اکتوبر 99ء ہے۔

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

تقسیم ملک کے دوران اور وقف اور خدمت کے دوران اپنے وطنوں سے دور حادثاتی یا طبعی موت پانے والے متفرق جان قربان کرنے والوں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 11 جون 1999ء بمطابق 11- احسان 1378 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 154 تا155 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

اس خطبہ کے (جان قربان کرنے والوں) کے ذکر میں بعض ایسے (لوگوں) کا بھی ذکر ہے جو تقسیم ملک کے دوران (قربان) کئے گئے تھے۔ یہ ذکر پہلے گزر چکا ہے اور بظاہر ختم ہو گیا تھا لیکن چونکہ بعد میں ان کے ورثاء وغیرہ نے یہ اطلاعات بھجوائی ہیں اس لئے ان کا ذکر بھی (قربان ہونے والوں) کے ذکر کے موجودہ تذکرے میں داخل کر لیا گیا ہے۔ اس تذکرے کے بعد گذشتہ تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے ان (قربان ہونے والوں) کا ذکر جاری رکھا جائے گا جو وقف اور خدمت کے دوران اپنے وطنوں سے دور حادثاتی یا طبعی موت سے وفات پا گئے۔

سب سے پہلے **مکرم حافظ بشیر احمد صاحب جالندھری** کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ 8- اپریل 1912ء کو صوفی علی محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی کے ہاں پیدا ہوئے۔ حافظ صاحب کی والدہ ماجدہ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب ناظر بیت المال کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ حافظ صاحب نے بچپن ہی میں قرآن کریم حفظ کیا۔ 1924ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور 1934ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے (مربیان) کلاس میں شامل ہو گئے اور یکم اگست 1936ء کو (مربی) کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ وفات سے صرف دو روز قبل لدھیانہ میں ایک (-) دورہ سے واپس آئے۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے ابتدائی دس ارکان میں سے تھے اور نہایت جوش اور اخلاص کے ساتھ مجلس کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ حلقہ وار مجالس کے قیام کے بعد آپ مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت کے زعیم مقرر ہوئے۔ آپ نے نہایت ہی جوش اور اخلاص کے ساتھ مجلس کے لئے انتھک محنت کی۔

سانحہ ارتحال اس طرح پیش آیا کہ 2- مئی 1938ء کو صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد خدام الاحمدیہ کے دیگر ممبروں کے ساتھ محلّہ دارالرحمت کے اجتماعی وقار عمل میں شریک تھے کہ دماغ کی رگ پھٹ گئی۔ آپ کو فوراً میو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ہر ممکن تدبیر کے باوجود پونے نو بجے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اناللہ...... 2- مئی کو بعد نماز عصر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب (-) نے امیر مقامی کی حیثیت سے باغ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) نے اس سانحہ کا مندرجہ ذیل الفاظ میں تذکرہ فرمایا۔ حافظ بشیر احمد صاحب حافظ قرآن' جامعہ کے فارغ التحصیل' وقف کنندہ' خدام الاحمدیہ کے مخلص کارکن اور ان نوجوانوں میں سے تھے جن کے مستقبل کی طرف سے نہایت اچھی خوشبو آ رہی تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت کچھ اور تھی۔ اس نے خدام الاحمدیہ کے لئے ایک مثال اور نمونہ بنانا تھا۔ جس جماعت کے بنتے ہی اس کے کارکنوں کو (جان کی قربانی) کا موقع مل جائے اس کے مستقبل کے شاندار ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا اور غیرت مند افراد اپنی روایات کے قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ پس یہ موت تکلیف دہ تو ہے لیکن اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کی ایک حکمت کام کرتی نظر آ رہی ہے۔

دوسرے (قربان ہونے والے)

عدالت خان صاحب تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور۔ عدالت خان صاحب قادیان میں دینیات کی متفرق کلاس میں پڑھتے تھے۔ 1934ء میں جب حضرت مصلح موعود (-) نے احمدی نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ دوسرے ممالک میں اپنے ذرائع سے جا کر وہاں احمدیت کی (اشاعت) کریں تو عدالت خان صاحب قادیان سے اچانک غائب ہو گئے۔ اس وقت یہی سمجھا گیا کہ شاید وہ پڑھائی سے دلبرداشتہ ہو کر بھاگ گئے ہیں۔ دراصل عدالت خان صاحب حضور کی تحریک پر فوری تعمیل کی غرض سے سفری دستاویزات کے بغیر افغانستان پہنچ گئے تھے۔ وہاں حکومت نے انہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ جیل میں انہوں نے قیدیوں میں (دعوت الی اللہ) شروع کر دی۔ جب حکومت کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے عدالت خان صاحب کو ہندوستان کی سرحد پر لا کر چھوڑ دیا۔

عدالت خان صاحب قادیان آئے اور حضرت مصلح موعود (-) کو ساری روئیداد سنا کر درخواست کی کہ انہیں کسی اور ملک میں جانے کا ارشاد فرمایا جائے۔ حضور نے انہیں فرمایا کہ تم چین چلے جاؤ۔ چین جاتے ہوئے عدالت خان صاحب کو کشمیر کی حکومت نے پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے روک لیا۔ سردیوں کا موسم تھا اور عدالت خان صاحب کے پاس لباس وغیرہ واجبی سا تھا۔ آپ کو ڈبل نمونیا ہو گیا اور دو دن بعد وہ وفات پا گئے۔ اناللہ...... ان کی (قربانی) میں بھی ایک عظیم الشان نشان احمدیت کے لئے ظاہر ہوا ہے وہ اس طرح کہ حضرت مصلح موعود (-) نے مجلس مشاورت 1939ء کے موقع پر عدالت خان کے ذکر میں ان کا ایک ایمان افروز واقعہ یوں بیان فرمایا "ابھی کشمیر سے چند دوست آئے ہوئے تھے انہوں نے عدالت خان کا ایک عجیب واقعہ سنایا جو سن کر رشک پیدا ہوتا ہے کہ احمدیت کی صداقت کے متعلق اسے اتنا یقین اور وثوق تھا۔ وہ ایک گاؤں میں بیمار ہوا جہاں کوئی علاج میسر نہیں تھا۔ جب اس کی حالت بالکل خراب ہو گئی تو ان دوستوں نے سنایا کہ وہ ہمیں کہنے لگا کہ کسی غیر احمدی کو تیار کرو" اب یہ ترکیب بھی خوب سوجھی ہے ان کو "کسی غیر احمدی کو تیار کرو جو احمدیت کی صداقت کے متعلق مجھ سے مباہلہ کرے۔ اگر کوئی ایسا غیر احمدی مل گیا تو میں بچ جاؤں گا اور اسے (دعوت الی اللہ) بھی ہو جائے گی ورنہ میرے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔"

مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب (-) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ونجواں ضلع گورداسپور اور **مکرم محمد اسماعیل صاحب ابن چوہدری فقیر محمد صاحب** (-) صدر جماعت ونجواں۔ چوہدری فقیر محمد صاحب (-) حضرت مسیح موعود (-) کے (رفیق) تھے۔ اس حیثیت سے آپ کو 1939ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر لوائے احمدیت

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تیاری میں شمولیت کا موقع ملا۔ یہ چوہدری فقیر محمد صاحب کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے بھی ایک بہت یاد رکھنے والی بات ہے، بہت عظیم الشان واقعہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) نے اصولی ہدایت فرمائی تھی کہ لوائے احمدیت کی تیاری میں صرف (رفقاء) حضرت مسیح موعود (-) کو شامل کیا جائے۔ یعنی آغاز سے آخر تک بیج کی کاشت سے لے کر اس کی برداشت تک اور پھر سوت کاتنے تک ہر مرحلے پر صرف (رفقاء) کا ہاتھ لگے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (-) کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ اپنی نگرانی میں کروائیں۔ چوہدری فقیر محمد صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد پر اپنے ہاتھ سے کپاس کا بیج بویا، خود پانی دیا، پھر چنا اور (رفقاء) سے ہی اس کو دھنوایا یعنی اس کو دھنکنے والے بھی (رفقاء) تلاش کر لئے اور اپنے گھر میں اس کو کتوایا۔ آپ نے کچھ اور روئی دی جسے میری والدہ (-) کی نگرانی میں قادیان کی (رفقاء) نے کاتا اور پھر ایک بزرگ (رفیق) حضرت میاں خیر دین صاحب (-) دری باف اور دوسرے (رفقاء) نے مل کر وہ کپڑا تیار کیا۔

واقعہ قربانی۔ جب ملک تقسیم ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب تک مرکز اجازت نہ دے اس وقت تک اردگرد کے بعض احمدی دیہات کے افراد اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔ ونجواں کے لئے بھی یہی حکم تھا۔ چوہدری فقیر محمد صاحب (-) اور ان کے بھائی چوہدری علی محمد صاحب نماز تہجد ادا کرنے کے بعد نماز فجر کے لئے ابھی صفیں سیدھی ہی کر رہے تھے کہ سکھوں نے حملہ کر دیا اور سب سے پہلے چوہدری فقیر محمد صاحب (-) کو (قربانی) نصیب ہوئی۔ بہت سے احمدی زخمی ہوئے ان میں چوہدری صاحب کے بیٹے محمد اسماعیل بھی تھے۔ ملٹری والے انہیں دھاریوال ہسپتال لے گئے وہاں سے ڈسچارج ہو کر اسماعیل صاحب قادیان کے لئے روانہ ہوئے تو پیچھے سے گولی مار کر انہیں بھی (قربان) کر دیا گیا۔ اناللہ......

پسماندگان حضرت چوہدری فقیر محمد صاحب (-) کی اولاد تین بیٹوں اور تین بیٹیوں پر مشتمل ہے۔ ان کے سب سے بڑے بیٹے مکرم محمد اسماعیل صاحب کو تو 1947ء میں ہی (قربان) کر دیا گیا تھا۔ باقی دونوں بیٹے مکرم احمد علی صاحب اور مکرم فضل الٰہی صاحب بھی اب وفات پا چکے ہیں جبکہ تینوں بیٹیاں خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ بڑی بیٹی کا نام غلام بی بی ہے، دوسری شریفاں بی بی اور تیسری ناصرہ بی بی صاحبہ۔ حضرت چوہدری صاحب کی اولاد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور خدا کے فضل سے اکثر بڑے اخلاص سے اپنے اپنے رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم محمد منیر صاحب شامی مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب ابو حنیفی کے ہاں تنزانیہ میں 1922ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ 1947ء کے دوران آپ تعلیم الاسلام کالج قادیان میں بی اے کے طالب علم تھے۔ آپ واقف زندگی تھے اور عربوں سے اپنی ہمدردی کی وجہ سے آپ کو لوگوں نے شامی مشہور کر دیا حالانکہ ملک شام سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا لیکن عربوں سے محبت تھی۔

اوصاف حمیدہ۔ آپ خاموش طبع اور محنتی طالب علم تھے۔ انگریزی زبان پر عبور حاصل تھا۔ جماعت سے انتہائی محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ امام وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے تھے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ مکرم چوہدری فضل داد صاحب مرحوم لائبریرین تعلیم الاسلام کالج قادیان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے لائبریری کی تقریباً تمام کتب پڑھ لی تھیں۔

واقعہ (قربانی) آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) کے ارشاد کے مطابق اپنے گھر دارالرحمت قادیان بر مکان خان ارجمند خان صاحب مرحوم محلہ کی حفاظت کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ گھر میں دونالی بندوق تھی۔ ادھر ادھر سے سکھوں کے ہونے والے حملوں کے دوران خوب مقابلہ کرتے رہے۔ ایک رات سکھوں نے ان کے گھر کی دیوار پھاند کر اندھیرے میں آپ پر حملہ کیا اور آپ کو (قربان) کر دیا۔ جب خدام کو حکم ہوا کہ وہ ہوسٹل میں جمع ہو جائیں تو آپ کو نہ پا کر جب پتہ کیا گیا تو آپ کو گھر کے صحن میں چت پڑا پایا گیا۔ آپ کی انتڑیاں باہر نکل چکی تھیں اور آپ (قربان) ہو چکے تھے۔ اناللہ.....

آپ کے والد صاحب جو ان دنوں تنزانیہ میں تھے وہ بھی اللہ کے فضل سے بہت مخلص انسان تھے۔ دراصل ان سے ہی اخلاص ورثہ میں پایا تھا۔ ان کی ڈائری کے اندراج بتاریخ 3۔ ستمبر 1947ء میں یہ پرخلوص عبارت درج ہے۔ "آج قادیان میں عزیز محمد منیر خان شامی نے (راہ خدا میں جان قربان کرنے کی سعادت) پائی۔ الحمدللہ رب العالمین"

پسماندگان آپ غیر شادی شدہ تھے آپ کے تین بھائی اور ایک بہن زندہ ہیں۔ سب سے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب آج کل ٹورانٹو میں رہتے ہیں۔ (ان) کے دو چھوٹے بھائی بھی تھے محمد معین خان صاحب لاہور میں اور پروفیسر محمد شریف خان صاحب ربوہ میں مقیم ہیں۔ جبکہ ان کی بہن خدیجہ بیگم صاحبہ مانٹریال میں آباد ہیں۔

حمیدہ بیگم اہلیہ عبدالسلام پنڈت صاحب اور عظیم احمد ولد پنڈت عبداللہ صاحب عمر ساڑھے چار سال (-) قادیان۔ قادیان میں کرفیو لگا ہوا تھا، جماعت نے محلے کی عورتوں اور بچوں کو فضل حسین صاحب بوٹوں والے کے گھر رکھ کر دشمن کو بے خبر رکھنے کی خاطر گھر سے باہر تالا لگا دیا تھا۔ حملہ آوروں کے جتھے نے تالہ توڑ کر اندر آ کر لوٹ مار اور قتل و غارت شروع کی۔ پنڈت عبداللہ صاحب کے بڑے بیٹے عبدالسلام پنڈت کی اہلیہ حمیدہ بیگم اپنی ایک بھانجی کو بچانے کی کوشش میں (قربان) کر دی گئیں۔ پنڈت عبداللہ صاحب کا سب سے چھوٹا بیٹا عظیم احمد عمر ساڑھے چار سال اپنے بھائی بابو مسعود کی گود میں تھا حملہ آوروں نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا سر بھی کاٹ ڈالا اور یہ کم سن موقع پر ہی (قربان) ہو گیا۔ اس وقوعہ میں پنڈت عبداللہ کے ایک بیٹے پنڈت نصراللہ صاحب جو آجکل ربوہ میں ڈسٹمپر وغیرہ کا کام کرتے ہیں کو بھی شدید زخمی کر دیا گیا تھا۔

عبدالسلام پنڈت صاحب ہالینڈ والے باسط صاحب کے ابا ہیں۔ ہالینڈ والے عبدالباسط صاحب کو سب جماعت ہالینڈ کے لوگ ان کے خاص غیر معمولی اخلاص کی وجہ سے جانتے ہیں لیکن جو بیگم ان کی (قربان) ہوئی تھیں ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ حمیدہ بیگم صاحبہ، سلام صاحب کی پہلی بیگم تھیں۔ دوسری شادی امۃ القیوم صاحبہ سے ہوئی جو ہالینڈ والے عبدالباسط کی والدہ ہیں۔ ان سے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں جو سب خدا تعالیٰ کے فضل سے دین و دنیا میں بہت اچھے ہیں اور ہمیشہ خدمت کے کاموں میں آگے رہتے ہیں۔

بابو عبدالکریم صاحب ابن نواب علی خان صاحب یوسف زئی پونچھ ریاست جموں و کشمیر آپ 8۔ جون 1933ء کو ایک خواب کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جماعت میں آپ کی شہرت کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ کو 1933ء میں ایک برطانوی فوجی کی حیثیت سے شرق اوسط یعنی مشرق وسطی میں جانے کا موقع ملا تو وہاں آپ نے جامعہ ازہر کی مجلس افتاء کو یہ استفسار بھیجا کہ کیا قرآن کریم اور سنت نبوی سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام وفات یافتہ ثابت ہوتے ہیں یا چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اسی استفتاء کے جواب میں الاستاذ محمود شلتوت مفتی مصر نے وفات مسیح کے حق میں اپنا وہ عظیم الشان مدلل فتویٰ دیا جو جماعت کے لٹریچر میں بہت شہرت پا گیا ہے۔ ان پر بہت دباؤ ڈالا گیا علماء کی طرف سے کہ اس فتویٰ کو واپس لے لیں یا اس میں تبدیلی کریں لیکن وہ مرد خدا قائم رہا۔ یہ واقعہ استفتاء کا انہی بابو صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔

واقعہ (**قربانی**) بابو عبدالکریم صاحب نے اپنی ملکیتی زمین کا ایک حصہ جماعت احمدیہ پونچھ کی (بیت الذکر) کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ بابو صاحب کی نگرانی ہی میں یہ (بیت الذکر) زیر تعمیر تھی اور اسے جموں کے سات آٹھ احمدی معمار تعمیر کر رہے تھے کہ ملک کی تقسیم ہو گئی۔ پونچھ شہر میں مظفر آباد اور آزاد کشمیر سے جو ہندو اور سکھ ہجرت کر کے آئے تھے انہوں نے اس وقت جب اس زیر تعمیر (بیت الذکر) میں عصر کی نماز ہو رہی تھی اور محترم بابو عبدالکریم صاحب کے علاوہ جموں کے سات آٹھ احمدی معمار بھی شامل تھے (بیت الذکر) پر حملہ کر کے ان سب کو (قربان) کر دیا اور پھر بابو عبدالکریم صاحب کے مکان پر حملہ کر کے ان کی والدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبہ اور پہلی بیوی کو بھی (قربان) کردیا۔ دوسری بیوی اپنی بچی سمیت حملہ آوروں سے بچ گئیں۔ حکومت نے ان سب (قربان ہونے والوں) کو پونچھ جیل سے متصل قبرستان میں دفن کردیا۔ اناللہ.....

خواجہ محمد عبداللہ لون صاحب مولوی فاضل آف آسنور کشمیر

آپ مولوی حبیب اللہ صاحب لون' (رفیق) حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے فرزند تھے۔ قادیان سے 1936ء میں مولوی فاضل کیا اور کشمیر میں محکمہ تعلیم میں ملازم ہو گئے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ اپنے گاؤں آسنور میں تھے' دو ماہ بعد اکتوبر میں جب سکول کھل گئے تو آپ ڈیوٹی پر جموں آ گئے جو ان دنوں ہندو مسلم فسادات کی لپیٹ میں آیا ہوا تھا۔ اس دوران حکومت نے اعلان کیا کہ جو (-) پاکستان جانا چاہتے ہیں وہ کل ایک مقررہ جگہ پہنچ جائیں۔ اس طرح حکومت دھوکہ کے ساتھ بکثرت (-) قتل عام کو ترویج دے رہی تھی۔ بظاہر تو یہ اعلان ان کے لئے نجات کا اعلان تھا مگر جال میں پھنسانے کا ایک طریقہ تھا جب یہ بسیں اکھنور کے قریب پہنچیں تو ہندوؤں اور سکھوں نے ان بسوں پر حملہ کردیا اور ہزاروں (-) مرد اور عورتوں کو شہید کردیا۔ خواجہ محمد عبداللہ صاحب بھی ان (-) میں شامل تھے۔ اناللہ.....

مرحوم بہت شریف النفس اور عبادت گزار تھے۔ بہت خوش الحان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت بہت خوش الحانی اور سوز کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ آپ کی شادی خواجہ عبدالرحمان صاحب ڈار رئیس آف آسنور کی صاحبزادی مریم بیگم صاحبہ سے ہوئی جو ابھی آسنور میں زندہ ہیں۔ آپ کی بیٹی عائشہ بیگم صاحبہ اسلام آباد میں رہتی ہیں اور دو بیٹے نعمت اللہ اور مطیع اللہ صاحب آسنور تحصیل کولگام میں ہیں۔ نعمت اللہ صاحب پچھلے سالوں میں جماعت احمدیہ آسنور کے پریذیڈنٹ بھی رہے ہیں۔

مکرم حاجی فضل محمد خان صاحب اور آپ کا بیٹا۔ (قربانی) 1957ء

حاجی صاحب بہت علم دوست' سادہ مزاج اور متقی انسان تھے۔ عرصہ دراز سے احمدی تھے۔ آپ جاجی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور پیواڑ کوتل کے قریب ایک گاؤں کے باشندے تھے۔ حاجی صاحب پشاور سول کوارٹرز کی (بیت الذکر) میں نقیب ہوا کرتے تھے۔ وہاں مجھے بھی ان سے ملنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں وہاں کسی خدام الاحمدیہ یا وقف جدید کے دورے پر تھا جب میں ان سے ملا اور مجھے یاد ہے وہ لمحہ جب سیڑھیوں میں بڑے جوش سے وہ مجھ دیکھ کر اترتے رہے تھے۔ وہیں ایک دن 1957ء میں ان کے رشتہ دار آئے اور قرآن کریم پر حلف اٹھا کر تسلی دی کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں ہم ہر طرح آپ کو اچھی حالت میں رکھیں گے۔ مگر ان کے دل میں ان کے قتل کا ارادہ تھا تاکہ ان کی جائیداد پر قبضہ کرلیں۔ حاجی صاحب بہت سادہ دلی سے ان کے حلف پر اعتبار کرکے چلے گئے۔ وطن پہنچ کر ان کے رشتہ داروں نے ان پر حملہ کردیا اور ان کو اور ان کے خورد سالہ بچے کو (قربان) کر دیا اور ان کی بیوی اور لڑکی پر قبضہ کرلیا۔ حکومت افغانستان نے ان مظالم کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی۔ اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان کی بیوی اور لڑکی کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی دوبارہ احمدیت میں کھینچ لائے۔

مکرم عثمان غنی صاحب اور مکرم عبدالرحیم صاحب (-) بنگلہ دیش

3۔ نومبر 1963ء کو احمدیہ (-) جماعت برہمن بڑیہ کا سالانہ جلسہ بعد نماز مغرب لوک ناتھ ٹینک کے میدان میں مکرم سید سہیل احمد صاحب سی ایس پی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ سید سہیل احمد صاحب سی ایس پی آج کل اسلام آباد میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اور ان کا سارا خاندان بہت مخلص ہے۔ وہ اس وقت ڈھاکہ میں حکومت کے ڈپٹی سیکرٹری بھی تھے اور خدام الاحمدیہ میں اسسٹنٹ ریجنل قائد کے عہدہ پر فائز تھے۔ یعنی بڑے عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود بھی انہوں نے خدمت دینیہ سے سرمو انحراف نہیں کیا۔ بڑی جرأت سے عہدے لیا کرتے تھے اور بڑی جرأت سے اور عمدگی سے ان کو نبھاتے تھے۔

جلسہ شروع ہوئے دس پندرہ منٹ گزرے تھے کہ (دشمنوں) نے ہلہ بول دیا اور جلسہ گاہ پر شدید پتھراؤ کیا۔ مخالفین نے جلسہ گاہ کی بجلی کی تاریں کاٹ دیں جس سے سارے علاقے میں اندھیرا چھا گیا۔ لوگ ادھر ادھر بکھر گئے۔ محترم سید سہیل احمد صاحب اور بعض دوسرے احمدیوں نے کرسیاں سر پر رکھ کر اپنی حفاظت کی۔ مخالفین کے ہلہ بولنے کے بہت دیر بعد پولیس جب وقوعہ پر پہنچی تو وہ اس طوفانی بارش کے بعد نظر آئی جو خدا تعالیٰ نے اس موقع پر معجزانہ طور پر نازل فرمائی تھی اور جس سے خود دشمن ہی تتر بتر ہو چکا تھا۔ دشمن کے اس حملہ کے نتیجہ میں بہت سے احمدی اور احباب زخمی ہوئے جنہیں رات کے وقت برہمن بڑیہ ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ ان میں سے دو دوست مکرم عثمان غنی صاحب اور مکرم عبدالرحیم صاحب کی حالت بہت نازک تھی اور وہ شدید زخموں سے جانبر نہ ہو سکے اور اگلے روز 4 نومبر 1963ء کی صبح کو دونوں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اور (قربانی) کا رتبہ پایا۔ اناللہ.....

(-) عثمان غنی صاحب شاہ ٹوریہ ضلع مانک گنج کے رہنے والے تھے اور اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ نہایت مخلص' خاموش طبع' خدمت گزار اور نرم خو شخصیت کے حامل تھے احمدی ہونے کے بعد فوج میں بھرتی ہو کر کراچی چلے گئے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد موصوف سلسلہ کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہے۔ (قربانی) کے وقت آپ کی عمر 35 برس تھی اور آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کی (دعوت الی اللہ) سے آپ کے چھوٹے بھائی جناب ڈاکٹر اولاد حسین صاحب اور آپ کی ہمشیرہ احمدی ہوئیں۔ (-) عبدالرحیم صاحب برہمن بڑیہ ضلع تاروان گاؤں کے رہنے والے تھے۔ (قربانی) کے وقت ان کی عمر تقریباً 47 سال تھی۔ خاموش طبع اور عبادت گزار تھے۔ آپ بھی ریٹائرڈ فوجی تھے۔ (قربانی) کے وقت ان کے دو بچے اور تین بچیاں تھیں جو سب سلسلہ سے اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم مسلم صاحب سرکاری ملازم ہیں اور چھوٹے بیٹے مکرم رستم صاحب آجکل بلجیم میں مقیم ہیں۔

اب میں از سرنو وقف اور خدمت کے دوران اپنے وطنوں سے دور حادثاتی یا طبعی وفات پانے والے (-) کا تذکرہ کرتا ہوں۔

سب سے پہلے مکرم عبدالرحمٰن صاحب سماٹری۔ آپ سماٹرا انڈونیشیا سے 1938ء کے شروع میں قادیان دینی تعلیم کے حصول کے لئے تشریف لائے۔ آپ سے قبل آپ کے دو بڑے بھائی مولوی ابوبکر ایوب صاحب اور مولوی محمد ایوب صاحب بھی اسی غرض سے قادیان آچکے تھے۔ آغاز میں آپ اردو سے بالکل بے بہرہ تھے لیکن دن رات محنت کرکے بہت جلد اردو زبان سیکھ لی۔ بعد میں مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لے کر تیسری اور چوتھی جماعت کا امتحان اکٹھا دے کر کامیاب ہوئے۔ وفات کے وقت آپ مدرسہ احمدیہ کی چھٹی جماعت میں پڑھ رہے تھے اور اپنی جماعت کے چوٹی کے طلباء میں تھے۔ آپ احمدیت کے شیدائی تھے اور زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود (-) کی ذات اور آپ کے خاندان سے بڑی محبت تھی۔

آپ ٹائیفائیڈ کی وجہ سے ایک ماہ تک بستر مرگ پر رہے۔ اس عرصہ میں تکلیف کو نہایت صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ آخر 13۔ اگست 1941ء کو صبح سات بجے وفات پا گئے اناللہ..... آپ اگرچہ موصی تو نہ تھے مگر حضرت مصلح موعود (-) نے ازراہ شفقت قواعد الوصیت کی شرط نمبر 4 کے تحت کہ "ہر ایک صالح جس کی کوئی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کرسکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے" آپ کی بہشتی مقبرہ میں تدفین کی اجازت فرمائی۔ بوقت وفات آپ کی عمر 24 سال تھی۔

محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (مربی) بلاد عربیہ فلسطین و مغربی افریقہ

آپ 1938ء میں اپنے میاں چوہدری محمد شریف صاحب کے ساتھ قادیان سے فلسطین گئیں۔ 1943ء میں کبابیر فلسطین میں ہی وفات پا گئیں۔ آپ کبابیر کے احمدیہ قبرستان میں دفن ہوئیں۔ آپ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کے نام کا کتبہ نصب ہے۔ یہ خود فلسطینی نہیں تھیں' ان کی فلسطینی بیوی دوسری ہیں جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔ آپ کے بطن سے ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے۔ چھوٹا بیٹا آپ کی وفات کے چند دن بعد وفات پا گیا تھا۔ بڑے بیٹے مکرم عبدالرشید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریف" ڈپٹی سیکرٹری محکمہ صحت حکومت پنجاب تھے جنہیں اکتوبر 1998ء میں لاہور میں بعض شرپسندوں نے (قربان) کردیا۔ آپ کی بیٹی امتہ الحمید صاحبہ کی شادی چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار کے بیٹے عبدالمجید ایم۔اے کے ساتھ ہوئی تھی۔ان کے پانچ بیٹے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ سبھی مخلص ہیں۔ عزیزم بشیر شریف صاحب جو انگلستان کی جماعت کے بڑے مخلص کارکن ہیں چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم کی دوسری اہلیہ کی اولاد ہیں جو فلسطینی تھیں اور ربوہ میں رہتی ہیں۔اور ان کی ایک بہن امیر صاحب کینیڈا کی پہلی بیگم کی وفات کے بعد ان سے بیاہی گئی ہیں۔

سید رضوان عبداللہ صاحب ابن سید عمرابوبکر آفندی خرطوم سوڈان۔ آپ دسمبر 1950ء میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ربوہ آئے اور جامعہ احمدیہ احمد نگر میں داخلہ لیا۔ آپ بہت ذہین تھے۔ آپ نے چند ماہ میں ہی اردو بولنی اور لکھنی پڑھنی سیکھ لی اور ہر امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ آپ جامعہ احمدیہ کی بزم تعلیم البیان کے بانیوں میں سے تھے۔ آپ 26۔اگست 1953ء کو جامعہ احمدیہ کے طلبہ کے ساتھ دریائے چناب پر نہانے گئے۔ عصر کی نماز کے لئے وضو کررہے تھے کہ پاؤں پھسل جانے سے دریا میں ڈوب گئے اور اس غریب الوطنی کے عالم میں (قربان) ہوگئے۔ مرحوم اپنے والدین کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ کو پہلے امانتاً عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اگرچہ آپ موصی نہیں تھے مگر حضرت مصلح موعود(۔) کی اجازت سے آپ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے۔یعنی آپ کی امانت وہاں منتقل کردی گئی۔

آپ کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب(۔) نے ایک مضمون "رضوان عبداللہ کی المناک وفات" کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا جس میں لکھا "رضوان جو کئی ہزار میل کی مسافت کرکے علم دین کی تحصیل کی غرض سے ربوہ آیا تھا اور جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے اپنے والدین کا سب سے بڑا بچہ تھا۔ ایک بہت ہی شریف اور ہونہار اور دیندار لڑکا تھا۔..... رضوان مرحوم سب سے پہلے لاہور میں مجھے ملا اور عربی زبان میں باتیں کرتا رہا اور پھر ہم نے اسے ربوہ بھجوانے کا انتظام کردیا۔اس وقت میری طبیعت پر رضوان کی شرافت کا خاص اثر تھا۔ کم گو' شریف مزاج' بے شر' مخلص' دینی جذبات سے معمور اور ہونہار۔ یہ وہ اثر ہے جو ہر وہ شخص جو رضوان سے ملا اس کے متعلق قائم کرتا رہا ہے۔"

مکرمہ سیدہ طینت صاحبہ اہلیہ سید جواد علی صاحب (مربی) امریکہ مرحوم۔ آپ ادیب عالم تھیں اور میٹرک تک تعلیم یافتہ تھیں۔ آپ نے اپنی زندگی (۔) اور احمدیت کی خدمت کے لئے 1952ء میں پیش کی جسے حضور(۔) نے قبول فرمالیا اور پھر 1953ء میں آپ کا نکاح بھی ایک واقف زندگی یعنی سید جواد علی شاہ صاحب سے کروادیا۔1954ء میں مکرم شاہ صاحب کو امریکہ میں بطور(مربی) سلسلہ بھجوایا گیا تھا۔ دسمبر 1957ء میں آپ کو بھی یعنی مرحومہ کو اپنی تین سالہ بچی کے ہمراہ امریکہ اپنے میاں کے پاس بھجوادیا گیا۔مارچ 1958ء کے آغاز میں آپ کو دل کی تکلیف ہوئی اس کی وجہ سے آپ ہسپتال میں زیر علاج تھیں کہ نمونیہ کا ایسا سخت حملہ ہوا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکیں۔ آخر 16۔مارچ 1958ء کو وفات پاگئیں۔اناللہ..... آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بچی چھوڑی ہے۔ آپ کی تدفین امریکہ ہی میں ہوئی۔

محترمہ بشریٰ منیر ایم ایس سی ایم فل بنت چوہدری علیم الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔ آپ کی شادی منیر احمد صاحب ایم۔ایس سی' بی۔ایڈ' ابن مولوی محمد صدیق صاحب سابق انچارج خلافت لائبریری سے ہوئی تھی۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت احمدیہ سکول جورو' سیرالیون میں خدمت سرانجام دے رہی تھیں کہ 10۔ ستمبر 1982ء کو زچگی کے دوران بتیس سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ میت ربوہ پہنچنے پر 20۔ ستمبر 1982ء کو آپ کو قطعہ (۔) قبرستان عام نمبر ایک ربوہ میں دفن کیا گیا۔ آپ کی (قربانی) کے وقت کوئی اولاد نہ تھی۔

مکرم و محترم مولوی حنیف یعقوب صاحب (مربی) ٹرینیڈاڈ۔ وفات 6۔نومبر 1986ء آپ 1926ء میں پیدا ہوئے اور مولانا محمد اسحاق ساقی صاحب (مربی) ٹرینیڈاڈ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ 1954ء میں آپ ربوہ تشریف لے گئے اور خدمت (دین) کے لئے اپنی زندگی وقف کردی۔ ربوہ میں تین سال کی تربیت کے بعد 1957ء میں ٹرینیڈاڈ تشریف لائے اور بطور (مربی) کام شروع کیا۔ 26۔سال مسلسل ٹرینیڈاڈ میں خدمت دین کی توفیق پائی۔1983ء میں آپ کو گیانا بطور (مربی) بھجوایا گیا اور خدمت دین کے دوران ہی 26۔نومبر 1986ء کو گیانا میں وفات ہوئی۔ اناللہ..... چونکہ خدمت دین کرتے ہوئے اپنے وطن سے دور فوت ہوئے اس لئے ان کو بھی (قربان ہونے والوں) میں شامل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گیارہ بچوں سے نوازا جن میں سے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں زندہ موجود ہیں اور اخلاص کے ساتھ جماعت سے وابستہ ہیں۔

ڈاکٹر قدسیہ خالد ہاشمی صاحبہ اہلیہ خالد ہاشمی صاحب۔ آپ 1932ء میں پیدا ہوئیں۔ایم۔بی۔بی۔ایس کرنے کے بعد 1966ء میں آپ کی شادی ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب کے ساتھ ہوئی۔ شادی کے وقت آپ احمدی نہیں تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (۔) کی اجازت سے شادی ہوئی تھی۔ 1972ء میں آپ نے احمدیت قبول کی تھی اور 1974ء میں نصرت جہاں سکیم کے تحت زندگی وقف کرنے کے بعد اپنے خاوند ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب کے ساتھ ٹیچی مان غانا میں بطور لیڈی ڈاکٹر تقرر ہوا۔ انتہائی نامساعد حالات میں صبرو شکر اور محنت کے ساتھ آپ نے ہسپتال کو بہت ترقی دی۔

واقعہ (قربانی) 6 فروری 1988ء کو جب میں غانا کے دورہ پر اکرا پہنچا تو یہ وہاں استقبال کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ ائرپورٹ سے واپس اپنے سنٹر ٹیچی مان جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں وفات پاگئیں۔اناللہ...... 1988ء کے جلسہ سالانہ غانا کے موقعہ پر میں نے پچیس تیس ہزار احباب کی موجودگی میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کے احاطہ میں انہیں دفن کیا گیا۔ موصیہ بھی تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کا یادگاری کتبہ نصب ہے۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ان کے میاں خالد ہاشمی صاحب آجکل وینکوور کینیڈا میں ہیں۔ احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کی نئی عمارت میں جو میٹرنٹی وارڈ ہے وہ انہی کے نام پر "قدسیہ وارڈ" کہلاتا ہے۔

حافظ عبدالوہاب بلتستانی۔ تاریخ وفات 14۔اکتوبر 1988ء مکرم حافظ عبدالوہاب صاحب' مولوی غلام محمد صاحب بلتستانی کے بڑے بیٹے تھے۔ مولوی غلام محمد صاحب بلتستان کے پہلے احمدی تھے جو سیاچین گلیشیئر کے نیچے دم سم کے دور دراز علاقہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دست مبارک پر بیعت کی تو حضور نے اسی موقعہ پر آپ سے کہا کہ اپنے بچوں کو ربوہ لائیں اور حصول تعلیم کے لئے انہیں یہاں کے تعلیمی اداروں میں داخل کرائیں۔ چنانچہ انہوں نے عبدالوہاب کو مدرستہ الحفظ میں داخل کرایا۔ تین سال میں قرآن کریم حفظ کرنے بعد حافظ صاحب جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور 1984ء میں شاہد پاس کرکے گلگت اور شمالی علاقہ جات میں مربی مقرر ہوئے۔ اسی دوران آپ کے دماغ میں ٹیومر ہوگیا۔ کراچی میں آپ کا اپریشن بھی ہوا مگر صحت روز بروز گرتی گئی اور 14۔اکتوبر 1988ء کو آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئے۔ موصی تھے اس لئے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ اناللہ..... مرحوم جوانی میں ہی عابد و زاہد اور تہجد گزار تھے۔ آپ شادی شدہ نہیں تھے۔ مرحوم کے والد مولوی غلام محمد صاحب کچھ ہی عرصہ پہلے مارچ 1999ء میں وفات پاچکے ہیں۔ آپ کے بھائی ثناء اللہ نے بھی ربوہ سے بی۔اے پاس کیا ہے اور آپ کی چھوٹی ہمشیرہ خدیجہ محترم سید عبدالحی شاہ صاحب کے زیر کفالت پل رہی ہیں۔

اب یہ آخری تذکرہ ہے ایک تازہ واقعہ کا۔ **محترمہ امتہ المتین صاحبہ اہلیہ محترم محمد افضل ظفر صاحب** تاریخ وفات 3 مئی 1999ء محترمہ امتہ المتین صاحبہ بنت چوہدری محمود احمد صاحب (عرضی نویس وفات 26 فروری 1978ء) ہمارے (مربی) فجی مکرم محمد افضل ظفر صاحب کی اہلیہ تھیں۔ چوہدری محمود احمد صاحب عرضی نویس کو میں ذاتی طور پر بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ سنڈیکیٹ میں بھی ملازم رہے جس میں ان دنوں انچارج ہوا کرتا تھا اور اس کے علاوہ وقف جدید میں بہت آنا جانا تھا۔ بہت ہی نرم مزاج' خوش اخلاق' بہت ہی پیار کرنے والی طبیعت جس سے لوگوں کے دل موہ لیا کرتے تھے۔ افضل ظفر صاحب انہی کے داماد تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

3 مئی سوموار کو محترم محمد افضل صاحب مربی سلسلہ کے اہل خانہ بیگم اور بچے ایک اور احمدی خاندان کے ساتھ لمباسہ سے سمندر کی طرف پکنک کے لئے گئے۔ پکنک سمندر میں ایک جزیرے پر منائی گئی۔ پکنک کے بعد سمندر کے اوپر چڑھنے کا وقت ہو چکا تھا۔ چنانچہ سمندر میں جوش آچکا تھا اور لہریں بہت زور دکھا رہی تھیں۔ چنانچہ جزیرے سے واپس آتے ہوئے اچانک کشتی ایک بڑی لہر سے ٹکرانے کے نتیجہ میں الٹ گئی اور کشتی پر سوار تمام افراد ڈوب گئے۔ افسوس ہے کہ اس سانحہ میں جو آٹھ افراد جاں بحق ہو گئے ان میں **محترمہ امتہ المتین صاحبہ اور ان کے چار بچے عزیزہ ناصرہ ظفر صاحبہ عمر پندرہ سال، عزیزہ سارہ ظفر عمر بارہ سال، عزیزہ رابعہ بشریٰ عمر ساڑھے دس سال اور عزیز عطاء المنعم اکمل عمر چھ سال شامل تھے۔ انا للہ......**

محمد افضل ظفر صاحب کے بچوں میں سے صرف دو بیٹیاں عزیزہ طاہرہ ظفر عمر چودہ سال اور عزیزہ عطیتہ المنعم عمر پانچ سال بچیں جو اس کشتی پر سوار تھیں جس میں محمد افضل ظفر صاحب بھی سوار تھے۔ اور یہ کشتی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچ گئی اور ان کی حالت بہت دردناک ہے۔ ان کے لئے میں دعا کی تحریک کرتا ہوں اگرچہ بچنے والوں نے، افضل صاحب نے بھی اور ان کی دو بچیوں نے بھی غیر معمولی صبر کا نمونہ دکھایا ہے ان سب غرق ہونے والے (قربان ہونے والوں) کو اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ مولوی محمد افضل ظفر صاحب کا خاندان تو خاص طور پر دوہری (قربانی) کا رتبہ پا گیا ہے۔ ایک غریق کی (قربانی) جس کا خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا اور دوسرے ایک واقف زندگی کی بیگم ہونے کے لحاظ سے اپنے وطن سے دور خدمت کے دوران انہیں اور ان کے بچوں کو جو حادثہ پیش آیا اس کی وجہ سے انہیں (قربانی) کا ایک اور مرتبہ بھی نصیب ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو غریق رحمت فرمائے۔

آج کی فہرست عین وقت کے مطابق ختم ہوئی ہے۔ باقی انشاء اللہ اگلے جمعہ سے پھر (قربان ہونے والوں) کا تذکرہ شروع کیا جائے گا۔ ابھی تو بہت بڑی فہرست باقی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ کب تک سلسلہ چلے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 30۔ جولائی 1999ء)

اجتماع واقفین نو جھنگ شہر

○ مورخہ 10۔ جولائی 99ء کو واقفین نو جھنگ شہر کے اجتماع کا افتتاح مکرم میاں محبوب احمد صاحب قائمقام امیر ضلع جھنگ نے کیا بعد ازاں پروگرام کے مطابق علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اجتماع کی اختتامی تقریب مورخہ 11۔ جولائی کو بیت الذکر جھنگ شہر میں ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری ضلع نے واقفین نو کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ مکرم ظفر احمد ناصر صاحب مربی ضلع جھنگ نے تربیتی تقریر کی مرکز سے مکرم وکیل وقف نو نے شرکت کی۔ انفرادی فائلیں مکمل کرنے اور واقفین نو کی اچھے رنگ میں تربیت کرنے کی طرف والدین کو توجہ دلائی نیز مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کیے۔ اس اجتماع میں 35 واقفین نو 38 والدین اور 10 دیگر احباب نے شرکت کی۔ مکرمہ بشریٰ ادریس صاحبہ اہلیہ محمد ادریس قمر صاحب نے اجتماع کے انعقاد کے سلسلہ میں بہت محنت سے کام کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تربیتی کلاس حلقہ غربی اسلام آباد

○ موسم گرما کی تعطیلات میں واقفین نو حلقہ غربی اسلام آباد کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی اس کلاس کا آغاز 14۔ جون 1999ء کو ہوا اور 30۔ جون تک باقاعدہ روزانہ ڈیڑھ گھنٹے تک کلاس ہوتی رہی جس میں 35 واقفین نو استفادہ کرتے رہے۔ اس تربیتی کلاس میں نصاب کی تیاری۔ حفظ قرآن، عربی اور روسی زبان سکھانے کی تیاری کرائی جاتی رہی نیز تلاوت نظم اور تقریر کے مقابلہ جات کا طریقہ کار سمجھایا گیا۔ آخر پر سب بچوں کا تحریری امتحان لیا گیا۔ اس پندرہ روزہ تربیتی کلاس کی نگرانی مکرم سید نادر سیدین سیکرٹری وقف نو حلقہ غربی اسلام آباد مکرمہ خالدہ اقبال صاحبہ مکرم طیبہ خاکی صاحبہ اور مکرمہ سیدہ لبنیٰ نادر نے کی اور کلاس کو کامیاب بنایا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 8۔ ستمبر 1999ء

12-45 a.m. نارو یجین سروس
1-10 a.m. ڈاکومنٹری۔ گلگت کی سیر۔ پاکستان۔
1-35 a.m. ہماری کائنات۔ راکٹس۔
2-00 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 27
3-00 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
3-20 a.m. تقریر۔ سیرت صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
4-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب۔
6-00 a.m. فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ جمعہ۔ 3-11-89
7-00 a.m. اردو کلاس۔ سبق نمبر 21
8-00 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
8-20 a.m. تقریر۔ سیرت صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 27
10-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر ترتیل القرآن۔
11-05 a.m. سواحیلی سروس۔ خطبہ جمعہ 2-8-96
12-15 p.m. درس الحدیث۔ سواحیلی زبان میں
12-30 p.m. ہماری کائنات۔ راکٹس۔
12-55 p.m. لقاء مع العرب۔ سیشن نمبر 256
1-55 p.m. اردو کلاس۔ سبق نمبر 21
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m. سپینش زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 3
5-10 p.m. اردو بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔ حضرت صاحب کے ساتھ 16-12-94
6-10 p.m. بنگالی سروس۔
7-15 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 28
8-15 p.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ نمبر 14
8-50 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔ سبق نمبر 22۔ 9-12-94
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔ 6-3-97

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 9۔ ستمبر 1999ء

12-35 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن فرانس۔ کوئز از لجنہ۔
1-05 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
1-25 a.m. درثمین۔
1-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 28
2-55 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔
3-30 a.m. تقریر۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ نمبر 14
5-15 a.m. لقاء مع العرب۔
6-15 a.m. اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
7-20 a.m. اردو کلاس۔ سبق نمبر 22
8-20 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔
8-55 a.m. ترجمۃ القران کلاس۔ سبق نمبر 28
10-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر 14
11-25 a.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 16-10-98
12-25 p.m. درثمین
12-55 p.m. لقاء مع العرب۔ سیشن نمبر 257
1-55 p.m. اردو کلاس۔ سبق نمبر 22
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. عربی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 11
4-55 p.m. تبرکات۔ تقریر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جلسہ سالانہ 1963ء
5-50 p.m. بنگالی سروس۔ مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ 18-4-98 اطفال ریلی۔
7-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔ سبق نمبر 64 24-1-95
8-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن نمبر 23
8-30 p.m. ڈاکومنٹری۔ نمائش از ربوہ۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
10-35 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 23۔ 10-12-94
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب کے بیٹے مکرم سلمان محمود صاحب کا نکاح عزیزہ خولہ منیر بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب کے ساتھ 31- اگست 1999ء کو ساؤتھ آل لندن میں مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے دس ہزار پونڈ حق مہر پر پڑھا۔

عزیزہ خولہ مکرم کرنل اکبر علی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کی پوتی ہیں۔ نیز عزیز مکرم سلمان محمود اور عزیزہ خولہ منیر حضرت چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم کھاریاں کے نواسہ و نواسی ہیں۔ حضرت چوہدری سعد الدین صاحب حضرت مولوی فضل دین صاحب جن کا نام "انجام آتھم" میں مندرجہ فہرست 313 رفقاء حضرت مسیح موعود میں دوسرے نمبر پر درج ہے کے صاحبزادے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین، دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر اعتبار سے بابرکت بنائے۔

○ مکرم سید صفدر حسین شاہ صاحب ولد سید اصغر علی شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح ہمراہ عنبرین انور صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم انور صاحب مقیم جرمنی سے مورخہ 8- اگست 1999ء کو بیت احمد فیکٹری ایریا میں بعد نماز عصر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے دس ہزار مارک حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طارق محمود شاہین صاحب نگران حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت بچے کا نام نعمان طارق عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ سعادت مند اور صالح بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم قریشی محمود احمد طاہر صاحب ابن قریشی مقبول حسین صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ کو پچھلے ماہ ہارٹ اٹیک ہوا تھا فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے لیکن ابھی تک صحت مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہے۔ بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم محمد انور صاحب بابت ترکہ مکرم میاں فتح علی صاحب)

مکرم محمد انور صاحب ساکن 4/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میاں فتح علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 32/5 واقع محلہ دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلے ہے۔ ان کا یہ رقبہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم محمد یونس صاحب (پسر)
2- مکرم محمد اسلم صاحب (پسر)
3- مکرم محمد اکرم صاحب (پسر)
4- مکرم محمد انور صاحب (پسر)
5- محترمہ افضل بیگم صاحبہ (دختر)
6- محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (دختر)
7- محترمہ امتہ العزیز صاحبہ (دختر)
8- محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم سید نعیم احمد صاحب بابت ترکہ مکرم سید معصوم احمد صاحب)

مکرم سید نعیم احمد صاحب ابن مکرم سید معصوم احمد صاحب ساکن نمبر 222 گلی نمبر 75 سیکٹر F-11/1 اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 9/11 واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ اب میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- محترمہ رفعت آرا صاحبہ (دختر)
3- مکرم سید محمود احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مشرقی تیمور میں عالمی امن فوج بھیجنے کا مسئلہ

مشرقی تیمور میں ریفرنڈم کے بعد تشدد کے واقعات میں اضافہ ہو جانے پر انڈونیشیا نے عالمی امن فوج تعینات کرنے کی تجویز پیش کر دی ہے۔ انڈونیشیا کے ترجمان نے کہا کہ چونکہ مشرقی تیمور کی آزادی کے امکانات قوی ہیں لہذا علاقے میں انڈونیشیا کی فوج اور پولیس کی جگہ پر وہاں پر اقوام متحدہ کی امن فوج تعینات کی جائے۔ دوسری طرف دنیا کی واحد سپر پاور امریکہ نے مشرقی تیمور میں عالمی امن فوج بھجوانے کی مخالفت کر دی ہے۔ اقوام متحدہ میں نائب سفیر امریکہ نے ایک انٹرویو میں کہا کہ انڈونیشیا کو علاقے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کا موقع دیا جائے۔ امریکہ حالات کا بغور جائزہ لے رہا ہے۔ ایک مغربی سفارت کار نے کہا کہ اقوام متحدہ کے پاس مشرقی تیمور بھیجنے کیلئے سٹینڈ بائی فورس نہیں، بھیجے گا کیسے۔ مالینا قصبے میں مسلح ملیشیا کے گھسنے کے بعد اقوام متحدہ نے اپنے 33 ارکان واپس بلالئے۔ جس کے بعد گاؤں میں توڑ پھوڑ کے واقعات ہوئے۔ انڈونیشیا نے علاقے میں پر تشدد واقعات بھڑکنے پر اڑھائی لاکھ افراد کو مشرقی تیمور سے نکالنے کا پروگرام بنالیا ہے۔

اقوام متحدہ کی عراق کو اجازت

اقوام متحدہ نے عراق کو اجازت دے دی ہے کہ وہ ترکی کو تیل فراہم کر سکتا ہے اطلاعات کے مطابق اقوام متحدہ کی پابندیوں کی وجہ سے عراق کسی کو بلا اجازت تیل فروخت نہیں کر سکتا۔ جس کی وجہ سے اسے سالانہ اربوں ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔ گذشتہ ماہ ترکی کے زلزلے کے بعد عراق نے ترکی کو تیل فراہم کرنے [illegible] تھی۔ یاد رہے کہ عراق کی تباہی میں ترکی کا بڑا ہاتھ ہے جس کے ہوائی اڈوں سے امریکہ کے طیارے اڑ کر عراق پر بمباری کرتے رہے۔ مگر عراق نے اس بات کو فراموش کر دیا ہے۔

ایک اور قبر کی دریافت

کوسووو میں مسلمانوں کی ایک اور قبر دریافت ہوئی ہے جس میں 50- افراد کو دفن کیا گیا ہے۔ سوواریکا کے علاقے میں یہ اجتماعی قبر برطانوی فوجیوں نے دریافت کی۔ قبر سے مردوں کے علاوہ خواتین اور بچوں کی باقیات ملی ہیں۔ برطانوی وزیر خارجہ نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ جنگی جرائم سے متعلق ٹریبونل کو مکمل شہادتیں فراہم کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ اس واقعہ میں ملوث افراد کو سزا دلوائی جائے۔

البرائیٹ بھی ناکام معاہدہ نہ ہو سکا

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ بھی اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان معاہدہ طے کرانے میں ناکام رہیں۔ فریقین کے درمیان متنازعہ مسائل کو حل کرنے کیلئے بات چیت کا سلسلہ کئی دنوں سے جاری ہے۔ ہر بار ناکامی ہوتی رہی ہے اس دفعہ معاہدے پر دستخط ہونے کا یقین کامل تھا۔ امریکہ کی شٹل ڈپلومیسی آخری لمحوں میں ناکام ہو گئی۔ دونوں فریقوں کے درمیان قیدیوں کی رہائی آخری وقت تک مسئلہ بنی رہی۔ مسز البرائیٹ نے کہا کہ اسرائیل اور فلسطین ایک صدی پرانی دشمنی بھول کر وائی امن معاہدہ پر دستخط کر دیں گے۔ مصری وزیر خارجہ نے امید ظاہر کی ہے کہ مذاکرات کسی بھی وقت دوبارہ شروع ہو سکتے ہیں۔

ایک اور گاؤں چھین لیا گیا

روسی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ داغستان میں مسلمان عسکریت پسندوں سے ایک اور گاؤں چھین لیا گیا ہے دو روز قبل باغیوں نے اس گاؤں پر قبضہ کیا تھا۔ روسی ترجمان نے اعتراف کیا ہے کہ گاؤں کے دونوں اطراف زبردست لڑائی جاری ہے۔

بھارت میں ایک اور مشنری قتل

بھارت میں ایک اور عیسائی مشنری کو قتل کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل اس علاقے میں ایک عیسائی مشنری کو اس کے بچوں سمیت اس کی گاڑی میں جلا دیا گیا تھا۔

برطانوی جیلیں مسلمانوں سے بھرنے لگیں

ولایت جا کر بھی جن کو روزگار نہ ملا برطانیہ کی جیلیں ان مسلمانوں سے بھرنے لگیں۔ گوروں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود پاکستانی اور بنگلہ دیشی نوجوانوں کو روزگار نہیں ملتا۔

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan ☎ 554399

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 4 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
7- ستمبر- غروب آفتاب۔ 6-27
8- ستمبر- طلوع فجر۔ 4-21
8- ستمبر- طلوع آفتاب 5-46

وزیراعظم فیملی کے قرضے

سینٹ میں وزیر اعظم فیملی کے قرضوں پر اپوزیشن اور حکومت کے درمیان نوک جھونک ہوئی۔ اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ اپوزیشن نے الزام لگایا کہ وزیر خزانہ اسحاق ڈار سوالات کے ڈر سے بھاگ گئے۔ چیئرمین سینٹ نے کہا کہ وہ وزیر اعظم سے میٹنگ کے باعث نہیں آسکے۔ لیکن آخری لمحہ نہ آنے کی اطلاع نامناسب ہے۔ اس سے سارا وقفہ سوالات ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ سینیٹر زاہد نے کہا کہ وزیر اعظم نے اپنے ایک قرضے کی ادائیگی کیلئے جو یونٹ فروخت کرنے کا اعلان کیا تھا وہ چاردیواری کے اندر پڑا سکریپ ہے۔ وزیر خزانہ بتائیں کہ وزیر اعظم کا کتنا قرض ادا ہوا ہے۔ چوہدری شجاعت نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اس پر اعتزاز احسن نے آوازہ کسا "یار جٹ بن چچھ نہ بن" چوہدری شجاعت نے کہا "گھٹیا نہ بنو" اس پر چیئرمین وسیم سجاد نے کہا کہ چوہدری شجاعت آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کہ جٹ سپیریئر ہوتے ہیں؟

عنقریب لہر آئے گی

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اللہ نے چاہا تو ہر امتحان میں پورا اتروں گا۔ تاجروں پر دباؤ ڈالنے اور امن وامان کی صورت حال خراب کرنے والے عناصر کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا۔ ملک میں خوشحالی کی لہر عنقریب آئے گی۔ دعا کریں۔ خدا مجھے امیدوں پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ترقیاتی کاموں کے نتائج جلد سامنے آئیں گے۔

سینٹ سے اپوزیشن کا دوبارہ واک آؤٹ

سینٹ سے اپوزیشن نے ایک دن میں دوبار واک آؤٹ کیا۔ پہلا واک آؤٹ اس وقت ہوا جب اسحاق ڈار سوالوں کے جواب دینے نہ آئے اور دوسرا واک آؤٹ سندھ پر بحث کو نہ سمیٹنے پر ہوا۔ انسداد دہشت گردی ایکٹ ایوان میں پیش کر دیا گیا۔

بھارتی فوجیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ

حکومت نے شیوک چوکی پر گرفتار کئے گئے دو بھارتی فوجیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے لانس نائیک رام سنگھ اور بجندر سنگھ کو بھارتی حکام کے حوالے کرنے کیلئے ریڈ کراس کمیٹی نے انتظامات شروع کر دیئے ہیں۔ ان دونوں بھارتی فوجیوں کو 30- اگست کو اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب انہوں نے کنٹرول لائن پر واقع پاکستانی چوکی پر حملہ کیا تھا۔

بلوچستان میں فرنٹیئر کور اور شہریوں میں فائرنگ

کوئٹہ سے 200 کلومیٹر جنوب میں سوراب کے علاقہ میں فرنٹیئر کور اور اہل علاقہ کے درمیان جھڑپ میں 6- افراد ہلاک اور 17- زخمی ہو گئے۔ مقامی انتظامیہ ایک ملزم کی گرفتاری کیلئے سوراب پہنچی تو علاقے کے لوگوں نے اسے چھپا لیا اور انتظامیہ کو کارروائی سے روک دیا۔ جس پر انتظامیہ کے اہل کار واپس چلے گئے۔ انتظامیہ کی واپسی پر مشتعل لوگوں نے کوئٹہ کراچی شاہراہ بند کرنے کی کوشش کی جس پر انتظامیہ نے فرنٹیئر کور کے دستے بلا لئے فنٹیئر کور کے دستوں پر علاقے کے لوگوں نے پتھراؤ کیا اور پھر فائرنگ کی۔ دو زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ مقامی لوگ ایک نائب تحصیلدار کے رویے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے اور اسے تبدیل کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

حیدر آباد میں رینجرز کی گاڑی پر حملہ

حیدر آباد میں رینجرز کی گاڑی پر حملہ ہوا جس نے ایم آر ڈی کی تحریک کے دوران الذوالفقار طرز کی دہشت گردی کی یاد دلا دی۔ مقامی انتظامیہ نے پولیس اور ایجنسیوں کو چوکس رہنے کا حکم دے دیا ہے گذشتہ دنوں رینجرز کے ایک افسر کی گاڑی پر نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے حملہ کیا مگر خوش قسمتی سے وہ بچ گئے۔

تاجروں کو سیلز ٹیکس دینا پڑیگا

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ امیر اور غریب میں فرق دور کئے بغیر مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ تاجروں کو سیلز ٹیکس دینا پڑے گا اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ حکومت تاجروں کو تحفظ دے گی۔ جی ایس ٹی کی آڑ میں مہنگائی کی کوشش ناکام بنادی گئی ہے۔

پنجاب کو ایک پائی نہیں ملی

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ میں پچھلے اڑھائی سالوں کے دوران پنجاب کو اس کے حصہ کی ایک پائی بھی نہیں ملی جبکہ دوسرے صوبوں کو پنجاب کا جو حصہ ملا ہے ہمیں اس پر خوشی ہے۔

عمر سیلیا کی رہائی

تاجر رہنما عمر سیلیا کو سندھ ہائی کورٹ نے 6 لاکھ روپیہ ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر وہ یہ رقم جمع کرا دیں تو ان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری واپس لئے جا سکتے ہیں۔

محکمہ بلڈنگز میں چھانٹی

محکمہ بلڈنگز فیصل آباد میں گذشتہ روز 28- ملازمین کو فارغ کر دیا گیا جبکہ دو ایس ڈی او اور سات سب انجینئر سرپلس پول میں بھیج دیئے گئے۔

میاں اظہر کی ملاقاتیں

جمعیت علمائے پاکستان اور تحریک استقلال کے وفود کی میاں اظہر سے ملاقاتیں ہوئیں۔ میاں اظہر نے کہا کہ سرور کاکڑ کی برطرفی انتقامی کارروائی ہے۔ حکمران ملک میں آمریت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ حکمران کسی کو سچی بات کہنے کا حق نہیں دینا چاہتے۔ ملک کو موجودہ بحران سے نکالنے کے لئے جدوجہد نہ کی گئی تو ملکی بقاء خطرے میں پڑ جائے گی۔ واضح رہے کہ بلوچستان کی حکومت نے اپنے وزیر سرور کاکڑ کو میاں اظہر کی حمایت کے الزام میں برطرف کر دیا ہے۔

بیمار صنعتوں کی بحالی

وزیر اعظم نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ 3 ماہ میں 178 بیمار صنعتی یونٹ بحال ہو گئے ہیں۔ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اس کام کو تیز کرنے کی ہدایت کی۔

شہدائے کارگل کے ورثاء کیلئے سہولتیں

چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے اعلان کیا ہے کہ شہدائے کارگل کے ورثاء کو 5 لاکھ روپے، مکان اور بچوں کی مفت تعلیم مفت دی جائے گی۔ انہوں نے چترال میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجاہدوں اور جانبازوں نے کارگل میں 1700 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔

نمائندہ روزنامہ الفضل کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" برائے اشتہارات ربوہ اپنے دورہ کے دوران گجرات، جہلم، منڈی بہاؤالدین، چکوال، بھمبر (آزاد کشمیر) تشریف لا رہے ہیں عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ
7- بیگم مارکیٹ سنٹر میکلیگن روڈ لاہور
دوکان 53181 گھر 5399
دوکان 7320977 گھر 7841669

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر- طاہر محمود
844986

ہمارے ہاں جستی روم کولر- کوکنگ رینج-
ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں- نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے-
الفضل الیکٹرونکس
آفس فون 5114822 5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
ایچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر نایاب کلاتھ ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171
04524-510

داخلہ جاری
الیکٹرو ہومیو پیتھی
کا ایک سالہ ڈپلومہ کورس
میٹرک پاس طلباء و طالبات کیلئے
ریٹائرڈ اور مستحق حضرات کیلئے خصوصی رعایت
تعلیم بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بذریعہ ڈاک
پراسپیکٹس دفتر سے یا /35 روپے منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوائیں۔
النور الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ
ملنے کا پتہ ☞ الحاق شدہ : دی اوپن انٹرنیشنل یونیورسٹی فار کمپلیمنٹری میڈیسنز، کولمبو۔ سری لنکا
ہیڈ آفس :- 603/A، پیپلز کالونی نمبر 2، فیصل آباد فون : 041-44384